اُمورِ عشرین دراِمتیازِ عقائدِ سُنّیین

(سُنّیوں کے عقائد کی پہچان میں بیس ۲۰ امور)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب الانس والجنّۃ ، والصلٰوۃ والسلام علٰی نبینا العظیم والمنّۃ ، المنقذ من النار والمعطی الجنّۃ الذی ذکرہ حرز وحبہ جُنّۃ وعلٰی اٰلہ وصحبہ واھل السنّۃ۔

تمام تعریفیں اللہ تعالٰی کے لئے ہیں جو انسانوں اور جنّوں کا رب ہے۔ اور درود و سلام ہو ہمارے عظمت واحسان والے نبی پر جو جہنّم سے بچانے اور جنّت عطا فرمانے والا ہے، جس کا ذکر حفاظت اور اس کی محبت ڈھال ہے، اور آپ کی آل پر اور صحابہ پر اور اہلسنّت پر۔ (ت)

ماہِ رمضان المبارک ۱۳۱۸ھ ہجریہ قدسیہ علٰی صاحبہا الصلٰوۃ والتحیۃ میں فقیر کے پاس سانبھر علاقہ ریاست جے پور (راجستھان) سے ایک خط بایں تلخیص آیا:

نقل نامہ حافظ محمد عثمان صاحب بنام فقیر (مصنّف علیہ الرحمہ)

بخدمت فیض درجت مولانا مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی محدّث و امام اہل سنت وجماعت بعد سلام سنّت الاسلام کے عرض خدمت ہے کہ درینولا ہمارے ملک مارواڑ (راجستھان) کی بڑی خوش قسمتی ہے کہ آج کل یہاں سانبھر میں جناب مولانا مولوی احمد علی شاہ صاحب حنفی نقشبندی اویسی

تشریف لائے ہیں، ہم لوگ آپ کی تصنیفاتِ گوناگوں سے مستفیض ہوچکے تھے، اب خوش بیانی، اثر پنہانی و توجہ قلبی سے فیض یاب ہورہے ہیں۔ غیر مقلدین و دیگر عقائد باطلہ والے توبہ کرکے وعظ سے اُٹھتے ہیں کوئی وعظ ایسا نہیں ہوتا جس میں آپ ندوہ (یعنی صلح کلی الحاد) کی برائی بیان نہ کرتے ہوں، یہاں کے لوگ ندوے کے بڑے ثنا خواں تھے اب ایسے متنفر ہوگئے ہیں جیسے کسی خبیث (جن) سے کوئی متنفر ہوتا ہے۔ ایک مولوی ندوی بھی یہاں آگیا ہے وہ کہتا ہے اگر مولوی احمد علی شاہ صاحب مخالف ہیں تو خود جاہل و بد دین ہیں۔ چند لوگ اس کے کہنے سے بہک گئے، وہ کہتے ہیں اگر مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی دربارۂ مولوی احمد علی شاہ صاحب لکھ دیں تو ہم ان کی بات سنیں گے اور اپنے خیالات سے توبہ کریں گے۔ لہٰذا عرض خدمت ہے کہ مولوی احمد علی شاہ صاحب آپ کے علم میں جیسے ہوں تحریر فرمائیے، آپ کی یہ تحریر سرکشوں کے لئے بہت مفید ہوگی۔ العبد محمد عثمان

(سیدنا امام اہلسنت اعلحضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ تحریر فرماتے ہیں) فقیر کو اس سے پہلے مولانا موصوف سے تعرف تفصیلی نہ تھا اور امر شہادت خصوصًا دربارۂ عقائد اہم و اعظم۔ لہٰذا جواب میں یہ خط ارسال فرمایا:

(مکتوب اعلحضرت):

نامۂ فقیر (مصنف علیہ الرحمہ) بنام حافظ (محمد عثمان) صاحب

بملاحظہ کرم فرما حافظ محمد عثمان صاحب زید لطفہم، السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

لطف نامہ آیا، ممنون یاد آوری فرمایا، مولوی احمد علی شاہ صاحب نے غریب خانہ پر کرم فرمایا تھا پہلی ملاقات تھی، بعدہٗ جلسۂ عظیم آباد (پٹنہ بہار) میں نیاز حاصل ہوا، وہ اس سے بھی مجمل تھا کہ سوائے سلام و مصافحہ کے کسی مکالمہ کی نوبت نہ آئی۔ امر شہادت عظیم ہے، میں معاذ اللہ کوئی سوءِ ظن نہیں کرتا بلکہ مولانا موصوف کے جن فضائل کو اب اجمالًا و سماعًا (بذریعہ حافظ مذکور) جانتا ہوں تفصیلًا و عیانًا جان لوں۔ مولانا کی حق پسندی سے امید ہے کہ فقیر کی اس عرض پر کمالِ خوش و مسرور۔ آجکل غیر مقلدین یا ندوے ہی کا فتنہ ہندوستان میں ساری نہیں بلکہ معاذ اللہ صدہا آفتیں ہیں۔ فقیر چند امور حاضر کرتا ہے مولانا موصوف ان پر اپنی تصدیق کافی و وافی جس سے بکشادہ پیشانی تسلیم کامل روشن طور پر ثابت ہو تحریر فرماکر اپنی مہر سے مزین فرماکر فقیر کے پاس روانہ کردیں۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ

از بریلی ۲۷ رمضان مبارک ۱۳۱۸ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امور عشرین تصدیق طلب از جناب مولانا مولوی احمد علی شاہ صاحب مرزاپوری

(۱) سید احمد خاں علی گڑھی اور اس کے متبعین سب کفار ہیں۔

(۲) رافضی کہ قرآن عظیم کو ناقص کہے یا مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ یا کسی غیر نبی کو انبیاء سابقین علیہم السلام میں سے کسی سے افضل بتائے کافر و مرتد ہے۔

(۳) رافضی تبرائی فقہائے کے نزدیک کافر ہے اور اس کے گمراہ، بدعتی، جہنمی ہونے پر اجماع ہے۔

(۴) جو مولیٰ علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر قربِ الٰہی میں تفضیل دے وہ گمراہ مخالفِ سنّت ہے۔

(۵) جنگِ جمل و صفین میں حق بدست حق پرست امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ تھا مگر حضرات صحابہ کرام مخالفین کی خطا خطائے اجتہادی تھی جس کی وجہ سے ان پر طعن سخت حرام، انکی نسبت کوئی کلمہ اس سے زائد گستاخی کا نکالنا بیشک رفض ہے اور خروج از دائرۂ اہلسنت۔ جو کسی صحابی کی شان میں کلمۂ طعن و توہین کہے، انھیں بُرا جانے، فاسق مانے، ان میں سے کسی سے بغض رکھے مطلقاً رافضی ہے۔

(۶) صدہا سال سے درجہ اجتہاد مطلق تک کوئی واصل نہیں ہے بے وصول درجۂ اجتہاد تقلید فرض، غیر مقلدین گمراہ بددین ہیں۔

(۷) اہلسنت صدہا سال سے چار گروہ میں منحصر ہیں جو ان سے خارج ہے بدعتی ناری ہے۔

(۸) وہابیہ کا معلّم اوّل ابن عبدالوہاب نجدی اور معلّم ثانی اسمٰعیل دہلوی مصنف تقویۃ الایمان، دونوں سخت گمراہ بددین تھے۔

(۹) تقویۃ الایمان و صراطِ مستقیم و رسالہ یکروزی و تنویر العینین تصانیف اسمٰعیل دہلوی صریح ضلالتوں، گمراہیوں اور کلماتِ کفریہ پر مشتمل ہیں۔

(۱۰) مائۃ مسائل مولوی اسحٰق دہلوی غلط و مردود مسائل و مخالفاتِ اہلِ سنّت و مخالفاتِ جمہور سے پُر ہیں۔

(۱۱) انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیاء قدست اسرارہم سے استمداد و استعانت اور انھیں وقتِ حاجت توسل و استمداد کے لئے ندا کرنا یارسول اللہ، یا علی،

یاشیخ عبد القادر الجیلانی کہنا اور انھیں واسطۂ فیضِ الٰہی جاننا ضرور حق وجائز ہے۔

(۱۲) عالم میں انبیاء علیہم السلام اور اولیاء قُدِّسَتْ اَسْرَارُھُمْ کا تصرف حیاتِ دنیوی میں اور بعدِ وصال بھی بعطاءِ الٰہی جاری اور قیامت تک اُن کا دریائے فیض موجزن رہے گا۔

(۱۳) عام اموات احیاء کو دیکھتے، ان کا کلام سُنتے سمجھتے ہیں، سماعِ موتیٰ حق ہے، پھر اولیاء کی شان تو ارفع و اعلیٰ ہے۔

(۱۴) اللہ عزّوجل نے روزِ اوّل سے قیامت تک کے تمام ماکان و مایکون ایک ایک ذرّے کا حال اپنے حبیب اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کو بتا دیا حضور کا علم ان تمام غیبوں کو محیط ہے۔

(۱۵) امکانِ کذبِ الٰہی جیسا کہ اسمٰعیل دہلوی نے رسالہ یکروزی اور اب گنگوہی نے براہینِ قاطعہ میں مانا صریح ضلالت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کذب قطعًا اجماعًا محال بالذات ہے مسئلہ خلفِ وعید کو ان کے اس ناپاک خیال سے اصلاً علاقہ نہیں۔

(۱۶) شیطان کے علم کو معاذ اللہ حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے علم سے زائد وسیع تر ماننا جیسا کہ براہینِ قاطعہ گنگوہی میں ہے صریح ضلالت و توہینِ حضرت رسالت علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیہ ہے۔

(۱۷) مجلس میلاد مبارک اور اس میں قیام تعظیمی جس طرح صدہا سال سے حرمین محترمین میں شائع و ذائع ہے جائز ہے۔

(۱۸) گیارھویں شریف کی نیاز اور اموات کی فاتحہ اور عرسِ اولیاء کہ مزامیر وغیرہا منکرات سے خالی ہو سب جائز و مندوب ہے۔

(۱۹) شریعت و طریقت دو متبائن نہیں ہیں، بے اتباعِ شرع وصول الی اللہ ناممکن، کوئی کیسے ہی مرتبہ عالیہ تک پہنچے جب تک عقل باقی ہے احکامِ الٰہیہ اس پر سے ساقط نہیں ہوسکتے۔ جھوٹے متصوف کہ مخالفتِ شرع میں اپنا کمال سمجھتے ہیں سب گمراہ مسخرگانِ شیطان ہیں۔ وحدتِ وجود حق ہے اور حلول و اتحاد کہ آجکل کے بعض متصوفہ (بناوٹی صوفی) بکتے ہیں صریح کفر ہے۔

(۲۰) ندوہ سرمایۂ ضلالت و مجموعۂ بدعات ہے، گمراہوں سے میل جول اتحاد حرام ہے، ان کی تعظیم موجبِ غضبِ الٰہی، اور ان کے رَد کا انسداد لعنتِ الٰہی کی طرف بلانا، انھیں دینی مجلس کا رکن بنانا دین کو ڈھانا ہے۔ ندوہ کے لیکچروں اور روئیداد میں وہ باتیں بھری ہیں جن سے اللہ و رسول بیزار و بری ہیں جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم، اللہ تعالیٰ سب بدمذہبوں و گمراہوں

سے پناہ دے اور سنتِ حقہ خالص پر ثابت قدم رکھے۔

○ حضرت فاضل بریلوی مدظلہ العالی کے ان امورِ مقررہ مذکورہ کی تصدیق جناب مولانا شاہ احمد علی صاحب مرزاپوری نے فرمائی اور یہ عبارت لکھی:

"امورِ عشرین مندرجہ بالا بہت درست و ٹھیک ہیں۔ وحدتِ وجود حق ہے مگر اس میں بحث و مباحثہ فقیر کے نزدیک خوب نہیں، یہ امور کشفیہ سے ہیں اور متعلق بکیفیت ایسے امور کو اولیاء اللہ ہی خوب سمجھے ہوئے ہیں۔ چونکہ فقیر کے پاس مُہر نہیں لہٰذا دستخط ہی پر اکتفا کیا۔"

۲ شوال ۱۳۱۸ھ روز چہار شنبہ

○ پھر امام اہلسنت فاضل بریلوی مدظلہم نے یہ تحریر فرما کر اپنے دستخط اور مہر ثبت فرمائی:

"آج کل بہت لوگ ادعائے سنیت کرتے اور عوام بیچارے دھوکے میں پڑتے ہیں، بعض مصلحتِ وقت کے لئے زبان سے کچھ کہہ جاتے اور موقعہ پاکر پھر پلٹا کھاتے ہیں، اکثر جگہ امتحان کے لئے ان شاء اللہ العزیز یہ امورِ عشرین بطورِ نمونہ کافی ہیں جو بعونہٖ تعالٰی ذرا سنیت پر سچا قائم ہے بے تکلف دستخط کردے گا ورنہ پانی مرنا آپ ہی نشیبِ ضلالت کی خبر دے گا۔

ومن نکث فانما ینکث علٰی نفسہٖ[1] ومن ینقلب علٰی عقبیہ فلن یضر اللہ شیئا[2] ومن یتول فان اللہ ھو الغنی الحمید[3]، والحمد للہ رب العٰلمین۔

اور جس نے عہد توڑا اس عہد توڑنے کا وبال اسی پر پڑے گا۔ اور جو الٹے پاؤں پھرے گا اللہ کا کچھ نقصان نہ کرے گا۔ اور جو منہ پھیرے تو بے شک اللہ ہی بے نیاز ہے سب خوبیوں سراہا۔ اور سب تعریفیں رب العالمین کے لئے ہیں۔ (ت)

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا بریلوی عفی عنہ
بمحمدن المصطفٰی النبی الامی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

---

[1] القرآن الکریم ۴۸/ ۱۰
[2] القرآن الکریم ۳/ ۱۴۴
[3] القرآن الکریم ۵۷/ ۲۴